سورة النساء

آیت ۲۹ - ۳۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ
مِّنۡكُمۡ ۗ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰ لِكَ عُدۡوَانًا
وَّظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِيۡهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰ لِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۳۰﴾ اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآئِرَ مَا
تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ
اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبُوۡا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا
اكۡتَسَبۡنَ ؕ وَسۡـئَلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلۡنَا
مَوَالِىَ مِمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ؕ وَالَّذِيۡنَ عَقَدَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَاٰ تُوۡهُمۡ نَصِيۡبَهُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدًا ﴿۳۳﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ
بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ وَّبِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ
بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَهُنَّ فَعِظُوۡهُنَّ وَاهۡجُرُوۡهُنَّ فِى الۡمَضَاجِعِ وَ
اضۡرِبُوۡهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيۡرًا ﴿۳۴﴾

سورہ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست -
خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ
ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی
منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت
اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امت مسلمہ کو خطاب - احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوق، وراثت، یتامیٰ، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ رسالت، نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد ، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶ آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

اس سبق کی اصطلاحیں

- **غرر** - کے معنی خطرہ، چانس یا اتفاق (uncertainty) ہیں لیکن اسلامی معاشیات میں اس سے مراد کسی معاہدے یا تبادلے کے موضوع، معاہدہ یا زرِ ب سے متعلق ابہام کی وجہ سے غیر یقینی یا خطرے کی کیفیت (کسی ایسی چیز کی فروخت ہے جو ابھی دستیاب نہ ہو یا جس کا نتیجہ معلوم نہ ہو یا کوئی ایسی فروخت جس میں بنیادی طور پر خطرے کا پہلو ہو اور بیچی جانے والی چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ دسترس میں ہو گی یا نہیں)
- **کبائر (کبیرہ گناہ)** : وہ گناہ جن کی شریعت میں مخصوص سزا مقرر ہے یا لعنت آئی ہے یا جہنم کی وعید وارد ہوئی ہے وہ گناہ کبیرہ ہیں (شرک، زنا، چوری، ناحق قتل، والدین کی نافرمانی، جھوٹی شہادت، رشوت لینا، سود کھانا، کسی کا مال ہڑپ کر لینا وغیرہ)
- **صغائر (صغیرہ گناہ)** : وہ گناہ جن پر مخصوص سزا، لعنت یا وعید نہیں آئی ہے صرف ممانعت وارد ہوئی ہے صغیرہ گناہ ہیں
- **فضل** : ایک کثیر المعانی لفظ ہے جس میں بخشش، عطا، احسان، دانائی، علم، دانش، زیادتی، افزونی، فضیلت، بڑائی، بزرگی سب شامل ہے سِیاق و سَباق کی بنیاد پر مختلف معنی میں استعمال ہو سکتا ہے

اس سبق کی اصطلاحیں

- **نشوز** - کے معنی سر اٹھانا، کھڑا ہونا - لیکن اس لفظ کا غالب استعمال اس سرتابی و سرکشی کے لیے ہوتا ہے جو کسی عورت کی طرف سے اس کے شوہر کے مقابل میں ظاہر ہو
- نشوز عورت کی ہر کوتاہی یا غفلت یا بے پروائی یا اپنی شخصیت اور اپنی رائے اور ذوق کے اظہار کی قدرتی خواہش کو نہیں کہتے۔
- نشوز کا یہ حکم مرد اور عورت (Gender) کے سِیاق و سَباق میں نہیں ہے بلکہ ایک معاشرے اور خاندان کے دو کرداروں (دو کارکنوں) کے حوالے سے ہے (اس کو مرد و عورت کی بحث کے تناظر میں دیکھنا، اس مسئلے کو اس کے اصل مقام سے ہٹ کر دیکھنے کی کوشش ہو گی)
- نشوز یہ ہے عورت نفرت اور سرکشی کے اس مرحلے پہ آ جائے جب گھر اور خاندان کے ادارے میں بدامنی و اختلال پیدا ہونے اور اس ادارے کی قوامیت پامال ہونے کا اندیشہ ہو جو انارکی اور انتشار کو جنم دینے کا باعث بنتا ہے۔
- خاندانی نظام کو شکست و ریخت سے بچانے اور اس کی تنظیم کی حفاظت کے لیے ایک کردار کو قوامیت کا اختیار دیا گیا (تادیبی اختیار، جس کا ذکر آیت ۳۴ میں)۔ اور یہ اسی اختیار کی برتری ہے نہ کہ مرد و عورت کی برتری کا مسئلہ
- سورہ النساء کی 128 ویں آیت میں شوہر کے نشوز کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ - نہ کھاؤ اپنے مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ - آپس میں ناحق

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ - سوائے اس کے کہ وہ ہو

تِجَارَةً - تجارت

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ - باہمی رضامندی سے تم میں سے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ - اور نہ قتل کرو اپنے آپ کو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - یقیناً اللہ ہے

بِكُمْ رَحِيْمًا - تم پر بہت رحم کرنے والا

أَكَلَ يَأْكُلُ ، أَكْلاً - کھانا

أكل - کھانے سے بعض اوقات بڑھ کر تصرف کے معنی میں بھی

(ر ض و)

تَرَاضَى يَتَرَاضِى ، تَرَاضِيًا
باہم رضامند ہونا (VI)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً
عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل
طریقوں سے نہ کھاؤ، لین دین ہونا چاہیے آپس کی رضامندی سے اور
اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے

O you who believe! Eat not up your property among yourselves in vanities: But let there be amongst you Traffic and trade by mutual good-will: Nor kill (or destroy) yourselves: for verily Allah hath been to you Most Merciful!

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ

معاشرے کی سلامتی کا دارومدار اقتصادی سلامتی پر

- یہ آیت قوانین اسلام کی بنیاد کو مالی معاملے اور مبادلے سے تعلق رکھنے والے مسائل سے مربوط کرتی ہے۔ اسی وجہ سے فقہائے اسلام لین دین اور معاملے کے تمام ابواب میں اسی سے استدلال کرتے ہیں
- اس آیت کریمہ میں 3 ارشادات - دو باتوں سے منع کیا گیا اور تیسری بات کی اجازت دی گئی ہے:

1. لوگوں کے اموال شرعاً ناجائز اور ممنوع طریقے سے کھانے (تصرف میں لینے) کی ممانعت (اس میں چوری، ڈاکہ، غصب، خیانت، رشوت، سود، قمار، جوا جیسے سب چیزیں شامل ہیں)

باطل اور ناجائز طریقوں سے مراد کاروبار، تجارت اور لین دین کے وہ طریقے ہیں جن میں معاملہ کے دونوں فریقوں کی حقیقی رضامندی یکساں طور پر نہیں پائی جاتی بلکہ اس میں ایک کا مفاد محفوظ ہوتا ہے دوسرا ضرر یا غرر کا ہدف بنتا ہے)

2. معاملے کی جائز صورت آپس کی رضامندی سے تجارت کرنا ہے (لیکن تجارت میں بھی خرید و فروخت کے علاوہ اجارہ یعنی ملازمت و مزدوری اور کرایہ کے معاملے بھی شامل ہیں) - جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ سچا اور امانتدار تاجر صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا اور کہیں فرمایا کہ قیامت کے دن وہ عرش کے سائے کے نیچے ہوگا

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ

3. اس آیت کریمہ میں جس دوسری چیز سے منع کیا گیا ہے وہ قتلِ نفس (اپنے آپ کو ہلاک کرنا)

اگر اس بلے کا تعلق اس آیت کی پہلی بلے سے ہے تو اس سے مراد یہ کہ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانا خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (کہ اس سے پورا نظام تمدن خراب ہوتا ہے اور تمدن کی بنیاد دو چیزوں پر ہے، احترام جان اور احترام مال)

اور اگر ایک مستقل فقرہ سمجھا جائے تو اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ ایک دوسرے کو قتل نہ کرو یا پھر یہ کہ خود کشی نہ کرو۔ (یہ ایسے جامع الفاظ ہیں کہ ان کا اطلاق تینوں مفاہیم پر ہو سکتا ہے)

پابندیوں کی علت

- اس آیت میں جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں اس کی علت بیان کی گئی ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا تمہارا پروردگار چونکہ تم پر مہربان ہے اس کی مہربانی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تمہارے آپس کے تعلقات کو بگڑنے سے بچائے تاکہ تمہیں ایک آسودہ زندگی گزارنے میں دشواری پیش نہ آئے اور اس کی زمین فساد سے محفوظ رہے
- اس لیے جن طریقوں سے تم باہمی مفاسد سے بچ سکتے تھے ان طریقوں کو اللہ نے تم پر لازم فرما دیا

وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ عُدۡوَانًا وَّ ظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِيۡهِ نَارًا‌ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۳۰﴾

وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ - اور جو کرے گا یہ

عُدۡوَانًا وَّ ظُلۡمًا - زیادتی کرتے ہوئے اور ظلم کرتے ہوئے

عُدوان۔ حد سے بڑھنا، زیادتی

فَسَوۡفَ - تو عنقریب

أصْلَى يُصْلِي ، إصْلَاءً - (IV)
داخل کرنا، ڈالنا (آگ میں)

نُصۡلِيۡهِ نَارًا - ہم ڈالیں گے اس کو آگ میں

وَكَانَ ذٰلِكَ - اور ہے یہ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا - اللہ پر آسان

اس آیت کا تعلق سابقہ آیت سے ۔ کہ جو شخص بھی اس طرح ظلم اور عدوان سے کام لے گا یعنی وہ کسی کے حقوق پر طاقت اور جبر سے دست درازی کرے گا یا دھاندلی سے کسی کا حق دبا لے گا اور ادا نہیں کرے گا تو اللہ کے لیے یہ بلکہ بہت آسان ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو سزا دے اور جہنم رسید کرے

وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ عُدۡوَانًا وَّ ظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِیۡهِ نَارًا ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی
اللّٰهِ یَسِیۡرًا ﴿۳۰﴾

جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اُس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں
گے اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے

If any do that in rancour and injustice,- soon shall We cast them into the Fire: And easy it is for Allah.

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبٰٓٮِٕرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ﴿۳۱﴾

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا ۔ اگر تم بچو

اِجتَنَبَ يَجْتَنِبُ ، اِجْتِنَابًا ۔ بچنا، اجتناب کرنا (VIII)

تَجْتَنِبُوْا۔ اصل میں تَجْتَنِبُوْنَ تھا اِنْ کی وجہ سے نونِ اعرابی گر گیا

كَبٰٓئِرَ ۔ بڑے (گناہوں) سے

كَبٰٓئِرَ کے معنی بڑے ، لیکن اس سے مراد بڑے گناہ (کبیرہ گناہ)

مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ ۔ تم کو منع کیا گیا جس سے

نَهٰى يَنْهٰى ، نَهْيًا روکنا، منع کرنا

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ ۔ تو ہم دور کر دیں گے تم سے

كَفَّرَ يُكَفِّرُ ، تكفيرًا دور کرنا

سَيِّاٰتِكُمْ ۔ تمہاری برائیوں کو

سَيِّأٰتِ ۔ سَيِّئَةٌ کی جمع (برائی)

وَنُدْخِلْكُمْ ۔ اور ہم داخل کریں گے تم کو

مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۔ داخل کرنے کی باعزت جگہ میں

مُدخَل : داخل ہونے کی جگہ

وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ ؕ وَسۡـَٔلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ

وَلَا تَتَمَنَّوۡا - اور نہ تم تمنا کرو

(ت م ن) تَمَنَّی یَتَمَنَّی ، تَمَنِّیًا - تمنا کرنا (V)

مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ - اس کی فضیلت دی اللہ نے جس سے

بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ - تم میں سے بعض کو بعض پر

لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ - مردوں کے لیے ایک حصہ ہے

مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا - اس میں سے جو انہوں نے کمایا

اِکۡتَسَبَ یَکۡتَسِبُ ، اِکۡتِسَابًا - کمانا (IV)

وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ -اور عورتوں کے لیے ایک حصہ ہے

مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ - اس میں سے جو انہوں نے کمایا

وَسۡـَٔلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ - اور مانگو اللہ سے اس کے فضل میں سے

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا - یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوۡا
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبُوۡا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا
اكۡتَسَبۡنَ ؕ وَسۡـَٔلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿٣٢﴾

اگر تم اُن بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو
تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حسلب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی
کی جگہ داخل کریں گے۔ اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں
زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو جو کچھ مَردوں نے کمایا ہے اُس کے مطابق اُن کا حصہ ہے
اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق اُن کا حصہ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی
دعامانگتے رہو، یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

If you avoid the heinous sins that you are forbidden, We shall expel out of you all the evil in you, and admit you to a gate of great honour.
And in no wise covet those things in which Allah Hath bestowed His gifts More freely on some of you than on others: To men is allotted what they earn, and to women what they earn: But ask Allah of His bounty. For Allah hath full knowledge of all things.

إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾

انسانی تمدن کے دو اہم ترین مسائل

- اس حقیقت کے بیان کے بعد کہ بعض گناہ (جیسے قتل نفس) انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ گناہوں سے اجتناب کی ترغیب دی گئی ہے
- انسانی تمدن کے جو دو اہم ترین مسائل دو آیات میں بتائے گئے ہیں ان میں سے پہلا اس آیت مبارکہ میں
- یہ گناہوں کی معافی کیلئے ایک عظیم الشان ضابطہ اور اصول کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا
- کبیرہ گناہوں سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنی شعوری کوشش کے ساتھ معلوم کبائر سے بچے، عائد کردہ فرائض کی پوری ادائیگی کرے، محرمات سے مطلق اجتناب کرے، اللہ اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی حق تلفی نہ کرے
- اس سے انجانے میں ہو جانے والے گناہ، روز مرہ کی زندگی میں چھوٹی موٹی خطائیں اللہ معاف فرمائے گا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ وضو کرنے سے ہاتھوں کے گناہ، سر اور کانوں کے گناہ، اور پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (ھود: ١١٤) یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔
برائیوں سے مراد کبائر نہیں، صغائر ہیں۔ کبائر توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے (اِلّا ماشاء اللہ!)

إِن تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾

اسلامی تمدن کے اس اہم اصول کے حوالے سے معاشرے کا طرزِ عمل

- اللہ تعالیٰ نے کبائر کے حوالے سے اور صغائر کو معاف کر دینے کے حوالے سے جو اصول بیان فرمایا ہے معاشرے میں بالعموم ترتیب اس کے بر عکس نظر آتی ہے
- معاشرے میں بعض کبیرہ گناہ تو علی الاعلان ہو رہے ہیں جیسے سود کا چال چلن اور حرام خوری لیکن مذہبی طبقے کے افراد چھوٹی چھوٹی باتوں پر نکیر کر رہے ہیں، فروعی و جزئی پر سخت گرفت کی جا رہی ہے، فقہی اجتہادی اختلاف پر کفر کے فتوے ہیں، پائنچہ ٹخنوں سے نیچے کیوں ہے؟ داڑھی شرعی ہے کہ نہیں ہے علیٰ ھٰذا القیاس لیکن اقامتِ دین کے فریضے پہ مجال ہے کہ مباحثے اور مجالس ہوں
- یہ آیت لوگوں کی اجتماعی زندگی کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی صورت میں اپنے بندوں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اسی طرح ہم لوگوں کو بھی چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے
- اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون قرآن مجید میں ۳ دفعہ بیان فرما کر لوگوں کو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے کی ترغیب و تشویق دلائی ہے (یہ مضمون سورۃ الشوریٰ آیت ۳۷ اور سورۃ النجم آیت ۳۲ میں بیان ہوا ہے

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ

انسانی تمدن کا دوسرا اہم مسئلہ

- انسانی تمدن کا دوسرا اہم مسئلہ انسانی معاشرے میں فضیلت کا ہے، اس ضمن میں یہاں اہم اخلاقی ہدایت
- اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جیسا نہیں بنایا ہے۔ کوئی خوبصورت ہے اور کوئی نہیں ہے کوئی طویل قامت ہے اور کوئی کوتاہ قد، کوئی عورت ہے اور کوئی مرد، کسی میں کوئی وصف ہے اور کوئی دوسرا اس سے خالی - اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان بیشمار حیثیتوں سے فرق رکھے ہیں۔
- اس تفاوت پر چیں بہ چیں ہونے، احتجاج کرنے اور سراپا شکایت ہونے کی بجائے انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس پر صبر اور شکر کرے۔ کوشش اور ارادہ کرے کہ وہ نیکی اور خیر کے کاموں میں دوسروں سے سبقت لے جائے، بھلائی اور اچھے کاموں سے اس چیز کی تلافی کرے جو چیز اس کے اندر موجود نہیں۔ منفی تفضیل کی بجائے مثبت تفضیل کو پروان چڑھائے
- جو فضل اللہ نے دوسروں کو دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو، البتہ اللہ سے فضل کی دعا کرو، وہ جس فضل کو اپنے علم و حکمت سے تمہارے لیے مناسب سمجھے گا عطا فرما دے گا۔
- مردوں اور عورتوں میں سے جس کو جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کو استعمال کرکے جو جتنی اور جیسی برائی یا بھلائی کمائے گا اسی کے مطابق اللہ کے ہاں حصہ پائے گا۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا ۟

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا - اور سب کے لیے ہم نے بنائے

مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ - وارث اس میں جو چھوڑا

مَوَالِی - مَولٰی کی جمع (وارث ، حقدار)

الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ - والدین نے اور قرابت داروں نے

اَقْرَبِین قریبی رشتہ دار

وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ - اور ان کو جن کو باندھا

عَقِدَ یَعقِدُ ، عَقَدًا عہد باندھنا/ کرنا، پختہ کرنا

اَیْمَانُكُمْ - تمہاری قسموں نے

ایمان - یَمِین کی جمع (قسم)

فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ - تو تم دو ان کو ان کا حصہ

أَتَی یَأتِي ، إتْیانًا دینا

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - بیشک اللہ ہے

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا - ہر چیز پر گواہ

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ
نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۳۳ ؏

اور ہم نے ہر اُس ترکے کے حق دار مقرر کر دیے ہیں جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں لب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے عہد و پیملب ہوں تو لب کا حصہ انہیں دو، یقیناً اللہ ہر چیز پر نگراں ہے

To (benefit) every one, We have appointed shares and heirs to property left by parents and relatives. To those, also, to whom your right hand was pledged, give their due portion. For truly Allah is witness to all things.

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۟

نظامِ میراث قطعی ہے

- قرآن کریم میں نظام میراث نازل ہونے سے پہلے عربوں میں یہ طریقہ تھا کہ دوست واحباب آپس میں عہد وپیمان کر لیتے کہ تم میری ورثے میں حصہ دار بنو گے اور میں تمہاری ورثے میں حصہ دار بنوں گا۔ اسی طرح منہ بولے بیٹے کو بھی وارث سمجھا جاتا تھا۔ اس آیت کریمہ میں جاہلیت کے ل تمام طریقوں کو کر دیا
- ل وارثوں کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے اور وارث بھی مقرر کر دیئے ہیں
- عہد وپیمان کے ذریعے نہ کوئی کسی کا وارث ہو سکتا ہے نہ احکام میراث میں تبدیلی کر سکتا ہے۔
- اگر کسی نے کسی غیر وارث کو کچھ دینے کا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ ایک تہائی سے کم ہے تو یہاں حکم دیا گیا ہے کہ ایسے شخص کو وعدے کے مطابق اس کا حصہ دے دو
- لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر کسی نے بلاوجہ ل احکام میں تبدیلی لانے کے لیے کوئی مخفی یا فرضی کوشش کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے علم سے مخفی نہیں رہ سکتی وہ ہر جگہ حاضر وناظر اور ہر جلی اور خفی کا جاننے والا ہے تمہاری بھی ہر طرح کی کوششوں سے باخبر ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ - مرد ذمہ دار (کفیل) ہیں

قَوّٰمُوْنَ - قوّام کی جمع (قیام سے مبالغے کا صیغہ)

قوّام (قیّم): سرپرست، نگراں، محافظ، منتظم

وہ شخص جو کسی فرد یا ادارے یا نظام کے معاملات کو درست طریقے میں چلانے اور اس کی حفاظت و نگہبانی کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو۔

عَلَى النِّسَآءِ - عورتوں پر

بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ - بسبب اس کے جو فضیلت دی اللہ نے

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ - ان میں سے بعض کو بعض پر

وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا - اور بسبب اس کے جو خرچ کیا انہوں نے

مِنْ اَمْوَالِهِمْ - اپنے مالوں میں سے

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ - پس نیک عورتیں فرمانبردار ہیں

قَنَتَ يَقْنُتُ، قُنُوتًا

اطاعت کرنا، فرمانبرداری کرنا

قانِت فرمانبردار مرد

قانِتات (جمع) فرمانبردار عورتیں

قنوت اطاعت، دعا، فرمانبرداری

حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَهُنَّ فَعِظُوۡهُنَّ وَاهۡجُرُوۡهُنَّ فِى الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡهُنَّ ۚ

حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ - حفاظت کرنے والیاں ہیں پیٹھ پیچھے

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ - اس کی جس کی حفاظت کی (چاہی) اللہ نے

وَالّٰتِىۡ تَخَافُوۡنَ - اور جن عورتوں سے تم خوف کرتے ہو

(ن ش ز)

نُشُوۡزَهُنَّ - ان کی سرکشی کا

نشَزَ يَنشُزُ و يَنشِزُ ، نُشوزًا... نافرمانی کرنا، اطاعت سے گریز کرنا

فَعِظُوۡهُنَّ - تو نصیحت کرو ان کو

وَعَظَ يَعِظُ ، وَعْظًا نصیحت کرنا

وَاهۡجُرُوۡهُنَّ - اور انہیں الگ کر دو

ضجَعَ يَضجَع ، ضَجْعًا - پہلو پر لیٹنا

فِى الۡمَضَاجِعِ - خوابگاہوں میں

(ض ج ع)

مَضَاجِع - مَضْجَعٌ کی جمع (لیٹنے کی جگہ)

وَاضۡرِبُوۡهُنَّ - اور مارو ان کو

فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيۡرًا ۝۳۴

فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ - پھر اگر وہ اطاعت کریں تمہاری

أطَاعَ يُطِيْعُ ، إطَاعَةً - اطاعت کرنا (IV)

فَلَا تَبۡغُوۡا - تو نہ تلاش کرو

بَغَى يَبغِي ، بَغْيًا تلاش کرنا

عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا - ان پر کوئی الزام

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - یقیناً اللہ ہے

عَلِيًّا - سب سے اعلیٰ

عَلِيَ يَعْلَى ، عَلاءً بلند مرتبہ ہونا

عَلِيًّا (صفت مشبہ) - بہت بلند مرتبہ ہونا

كَبِيۡرًا - سب سے بڑا

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ
اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

مرد عورتوں پر قوام ہیں، اس بنا پر کہ اللہ نے اُن میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت
دی ہے، اور اس بنا پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں پس جو صالح
عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و
نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں
سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں اُن سے علیحدہ رہو اور مارو،
پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ اُن پر دست درازی کے لیے
بہانے تلاش نہ کرو، یقین رکھو کہ اوپر اللہ موجود ہے جو بڑا اور بالاتر ہے

محمد اقبال

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ
اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ
سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾

Men are the protectors and maintainers of women, because Allah has given the one more (strength) than the other, and because they support them from their means. Therefore the righteous women are devoutly obedient, and guard in (the husband's) absence what Allah would have them guard. As to those women on whose part ye fear disloyalty and ill-conduct, admonish them (first), (Next), refuse to share their beds, (And last) beat them (lightly); but if they return to obedience, seek not against them Means (of annoyance): For Allah is Most High, great (above you all).

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

خاندانی زندگی کی تنظیم اور شیرازہ بندی

- ریاست، معاشروں سے وجود میں آتی ہے اور معاشرہ، خاندانوں سے مرکب ہے اس لیے خاندان کسی معاشرے اور ریاست کی بنیادی اینٹ ہے، اس لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ ریاست و معاشرے کی پہلی اینٹ ہی صحیح طریقے سے رکھی جائے ورنہ " تا ثریا می رود دیوار کج " والی بات ہو گی
- خاندان یا گھر چونکہ ریاست اور معاشرے کا ایک بنیادی یونٹ ہے اس لیے اس کا پرتو (Replica) بھی ہے
- خاندان، معاشرہ اور ریاست کے نظام یا ادارے کی جب بات ہو گی تو اس نظام/ادارے کو توڑنے والے امور بھی زیر بحث آئیں گے اور نشوز کا حکم بھی اسی ضمن میں زیر بحث آیا ہے
- اللہ تعالیٰ نے گھر کے اس ادارے کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور قرآن مجید میں اس سے متعلق متعدد خصوصی احکام صادر فرمائے ہیں ان میں ایک نمایاں ترین یہاں اس آیت مبارکہ میں - اور وہ یہ کہ اس ادارے کا ایک منتظم، سربراہ، نگران اور محافظ ہو گا جسے یہاں قوّام کہا گیا
- جیسے صاحبِ اقتدار کی طرف سے ہر تقرری کے ساتھ کچھ اختیارات دیئے جاتے ہیں یہاں بھی قوام کو کچھ اختیارات دیئے گئے، یہ اختیارات کبھی بھی غیر محدود نہیں ہوتے بلکہ ان کی حدود و قیود ساتھ بتا دی جاتی ہیں اور وہ حدود و قیود (mandate) یہاں بتایا گیا ہے

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ

- جن چیزوں سے خاندانی نظام بنتا ہے۔ اگر عورت (بیوی) ان کو برباد کے درپے ہو جائے تو گھر کے سربراہ (قوام) کو تین مراحل پر مبنی حکمت عملی دی گئی ہے

1. پہلا مرحلہ سمجھانے کا ہے، وعظ و نصیحت کا ہے (فَعِظُوْهُنَّ) جس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ پوری اپنائیت، ہمدردی، اخلاص کے ساتھ سمجھانا، ہر پہلو سے سمجھانا، اعتراضات رفع کرنا، اور بلکہ کو سمجھنے اور غور و فکر کا موقع دینا (یہ سمجھانا محض ایک ہیبت کا نہ ہو)
2. دوسرا مرحلہ بوجہ بلکہ کے تعلق کو منقطع کرنے کا ہے۔ یہ بلکہ سے کامیابی نہ ہو جانے کے بعد کا مرحلہ ہے۔ اس کو سزا بھی کہا جاسکتا ہے اور اصلاح کا ایک مرحلہ بھی۔ اس لیے کہ یہ عمل دونوں کردار کا حامل ہے۔ یہ سختی کی تمہید بھی ہے کہ معاملہ بگڑتا ہوا نظر آئے تو یہ راستہ بھی اختیار کیا جائے گا
3. تیسرے اور آخری درجے میں قوام کو جسمانی سزا دینے کا بھی اختیار دیا گیا ہے اور یہ اس صورت میں کہ اگر پہلے دونوں درجے کی کوششیں بار آور نہ ہوں تو خاندانی نظام کی ربط قائم کرنے کے لیے سخت اقدام کرنے کی اجازت دی گئی

لیکن یہ اختیار بھی حدود و قیود کے ساتھ دیا گیا، یہ مارنا بھی ایسے ہے جیسے بلکہ ماں اپنے بچے کو برائی کرنے پر مار سکتے ہیں یا معلم اپنے کسی زیر تربیت شاگرد کو۔ آپ ﷺ نے اس کی تصریح فرمائی کہ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ... تکلیف دہ مار نہ مارو، منہ پہ نہ مارو، ایسی چیز سے نہ مارو جو نیل چھوڑ دے

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ

- تادیبی اختیار میں تین اقدامات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تینوں کام بیک وقت کر ڈالے جائیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نشوز کی حالت میں تینوں تدبیروں کی اجازت ہے
- قصور اور تدبیر میں بہر حال ایک تناسب ہونا چاہیے، جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہو وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لینا چاہیے
- مرد کا قوام ہونے پر قرآن نے دو دلائل بھی مہیا فرمائے ہیں:

1. اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت/درجہ بخشا ہے مرد کو بعض صفات میں عورت پر نمایاں تفوق حاصل ہے۔ جس کی بنا پر وہ سزاوار ہے کہ قوامیت کی ذمہ داری اسی پر ڈالی جائے، مثلاً محافظت ومدافعت کی جو صلاحیت و قوت یا کمانے اور ہاتھ پاؤں مارنے کی جو استعداد اور ہمت اس کے اندر ہے وہ عورت کے اندر نہیں ہے (مرد کا یہ درجہ فضیلت کلی کا نہیں ہے بلکہ قوامیت کے استحقاق کے لیے)
2. مرد پر بیوی بچوں کی معاشی اور کفالتی ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ خاندان کی ضروریات پوری کرتا ہے اور خرچ کرتا ہے یہ ذمہ داری مرد نے اتفاقیہ یا تبرعاً نہیں اٹھائی ہے بلکہ اس وجہ سے اٹھائی ہے کہ یہ ذمہ داری اسی کے اٹھانے کی ہے۔ وہی اس کی صلاحیتیں رکھتا ہے اور وہی اس حق کا ادا کر سکتا ہے اَلرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ (حدیث) مرد اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اور اسی سے اس نگرانی کے حوالے سے سوال کیا جائے گا، اس لحاظ سے عقلی تقاضا یہی ہے کہ مرد کو قوام بنایا جاتا

وَالّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَہُنَّ فَعِظُوۡہُنَّ وَاہۡجُرُوۡہُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡہُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَکُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَیۡہِنَّ سَبِیۡلًا ؕ

- مرد کو قوامیت کے منصب پر فائز کرنے کے بعد نیک بیویوں کا رویہ بتایا جا رہا ہے۔ قرآن کے نزدیک ایک خاتون خانہ کی جو بہترین صفات ہونی چاہییں وہ یہاں تین الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے: فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَیۡبِ
- وہ مردوں کی غیر موجودگی میں ان کے اموال اور حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ یہ حفاظت تین اعتبار سے ہے، شوہر کے مال کی، شوہر کی عزت و ناموس کی، اور شوہر کے رازوں کی۔

اضافی مواد

Reference Material

کیا چیز ایک گناہ کو کبیرہ بناتی ہے

- تین چیزیں کسی فعل کو بڑا گناہ (کبیرہ بناتی ہیں)

1. کسی کی حق تلفی، خواہ وہ خدا ہو جس کا حق تلف کیا گیا ہو، یا والدین ہوں، یا دوسرے اسلب، یا خود اپنا نفس۔ پھر جس کا حق جتنا زیادہ ہے اسی قدر اس کے حق کو تلف کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے۔(اسی بنا پر گناہ کو ظلم بھی کہا جاتا ہے اور اسی بنا پر شرک کو قرابل میں ظلم عظیم کہا گیا ہے)
2. اللہ سے بے خوفی اور اس کے مقابلہ میں استکبار، جس کی بنا پر آدمی اللہ کے امر و نہی کی پروانہ کرے اور نافرمانی کے ارادے سے قصداً وہ کام کرے جس سے اللہ نے منع کیا ہے، اور عمداً ل کاموں کو نہ کرے جن کا اس نے حکم دیا ہے۔ یہ نافرمانی جس قدر زیادہ ڈھٹائی اور جسارت اور ناخداترسی کی کیفیت اپنی اندر لیے ہوئے ہوگی اسی قدر گناہ بھی شدید ہوگا
3. ل روابط کو توڑنا اور ل تعلقے کو بگاڑنا جن کے وصل و استحکام اور درستی پر انسانی زندگی کا امن منحصر ہے، خواہ یہ روابط بندے اور خدا کے درمیل ہوں یا بندے اور بندے کے درمیا ۔ پھر جو رابطہ جتنا زیادہ اہم ہے اور جس کے کٹنے سے امن کو جتنا زیادہ نقصل پہنچتا ہے اور جس کے معاملہ میں مامونیت کی جتنی زیادہ توقع کی جاتی ہے، اسی قدر اس کو توڑنے اور کاٹنے اور خرلب کرنے کا گناہ زیادہ بڑا ہے۔ (جیسے زنا اور اس کے مداسج)

مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کا توازن ۔ معاصر معاشروں میں

- ۔

مرد اور عورت کے حقوق وفرائض کا توازن - اسلامی نظام حیات میں

○ -

غریب کے حقوق کا حقیقی استحصال

مرد اور عورت کے حقوق و فرائض - متفرقات

○ ـ